تیسری قسط

معینی کتب خانہ کی قلمی کتابیں

(از جناب فضل المتین صاحب اجمیر شریف)

مائۃ المسائل فی تحصیل الفضائل بالادلیۃ الشرعیۃ وترک الامور المنہیۃ

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۴-۴ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۹ انچ اور عرض ½ ۶ انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ۱۳۴ ہے۔ کاغذ مناسب اور دبیز استعمال کیا گیا ہے۔ کتابت روشن اور صاف ہے۔

صفحات ۱-۲ سادہ ہیں۔ صفحات ۳-۴ اور ۵ میں نماز کی شرائط کا بیان ہے اس تمام عبارت کا اصل کتاب سے کوئی تعلق نہیں۔

صفحہ (۶) سادہ ہے۔ صفحہ (۷) سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ پیشانی پر "ایں کتاب مائۃ مسائل" لکھا ہوا ہے۔ یہ تحریر اس خط سے مختلف ہے جو اصل کتاب کا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ کسی دوسرے شخص کی تحریر ہے۔

اصل کتاب کا آغاز "یا فتاح" کے بعد "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے ہوتا ہے۔ پہلی سطر یہ ہے۔

"حمد بے حد واحد حقیقی را سزد کہ حد و اکناف ندارد و ہزاراں ہزار شکر"

آخری صفحہ ۱۳۴ کی آخری دو سطریں یہ ہیں۔

کمال المحبۃ للہ و لرسولہ ومن حال السماع فی بعض الامور فہو ناقص المحبۃ النعمتی. تمام شد ۱۲۴۶ھ۔ تمت شد ۱۲۴۶ھ (نقل مطابق اصل)

کتاب ہذا کی دیگر اہم تفصیلات یہ ہیں۔

اما بعد اضعف العباد احمد اللہ بن ولی اللہ الصدیقی ... یکے (کذا) از کمترینیان تلامذہ جناب ہدایت و ارشاد مآب .... یعنی نواسہ .... حضرت شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ المحدث الدہلوی .... اعنی سند الوقت .... استاذنا الشیخ محمد اسحاق بن الشیخ محمد افضل الفاروقی المحدث دہلوی .... (صفحہ ۸۔ کتاب ہذا)

.... فرط رغبت صاحبزادگان والا تبار یاستند عاحضاران دیگر بموجب حدیث شریف من دل علی خیر فلہ مثل اجر فاعلہ ایمعنی بدرجہ اجابت مقرون گردید وجوابہائے سوالات مسطورہ از کتب صحیحہ و معتدا ولہ تحریر فرمود جزاہ اللہ خیرا فی الدارین عنی وعن سائر المسلمین پس ازاں خواستم کہ ایں بود سوالات را بعد تکمیلہ تمایم لہذا سوالات عشرہ مع جوابہ جناب مولانا صاحب موصوف بانہا با الحاق نمودہ مجالۃ المسائل فی تحصیل الفضائل بالادلیۃ الشرعیہ و ترک الامور المنیہ موسوم ساختم (صفحات۔ ۹۔۔ ۱۰۔ کتاب ہذا)

.... ایں رسالہ نافعہ عجیبہ در سن یک ہزار و دوصد وچہل و پنج ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم صورت تہذیب و انتظام یافت (صفحہ ۔ ۱۰۔ کتاب ہذا)

۱۱ ـــــ شرح سلّم (الجز الاول)

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۲ اور ۴ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ طول ۹ انچ اور عرض ۶ انچ ہے۔ صفحات کی تعداد ۳۴۴ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت خاصی روشن اور صاف ہے۔ کتاب ہذا میں کسی وقت کیڑا لگ چکا ہے۔ اور اس کی حالت شکستہ رہی ہوگی۔ مگر موجودہ صورت میں وہ نہایت اچھی اور مرمت شدہ حالت میں ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اس کی پیشانی پر ایک جانب "الجزالاول شرح سلم۔ عبدالعلی رحمتہ اللہ" تحریر ہے۔ اس کے نیچے کچھ جگہ چھوڑ کر یہ عبارت لکھی ہے۔

ہذا مما تعلق (کذا) تا الفقیر الملتف (کذا) (بقیہ عبارت جلد سازی کے سلسلہ میں کٹ گئی ہے) محمد خضر الخاطب بیدار الشر (بقیہ عبارت جلد سازی کے سلسلہ میں کٹ گئی ہے۔) وعوض (کذا) خمسہ او قیہ ۱۲۳۵ھ (بقیہ عبارت جلد سازی کے سلسلہ میں کٹ گئی ہے)

صفحہ (۱) ہی پر مولانا خواجہ معنی اجمیری کے قلم سے یہ عبارت بھی تحریر ہے۔

شرح مسلم الجزالاول
من بحر العلوم مولینا عبدالعلی
محمد خضر الخاطب بن راشوتیہ

اصل کتاب صفحہ نمبر (۲) سے شروع ہوتی ہے۔ آغاز "یا غفار ــــ رب یسر و تمم بالخیر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ و بہ نستعین" سے ہوا ہے۔

کتاب ہذا کی ابتدائی دو سطریں یہ ہیں۔

"الحمد اللہ الذی بعث نبینا ببراہین قاطعہ و حجج ساطعہ و معجزات زاہرۃ وآیات باہرۃ سید المرسلین امام الاولین والآخرین ...."

صفحہ ۳۴۳ پر کتاب ختم ہوتی ہے۔ صفحہ ۳۴۳-۳۴۴ پر تحریر شدہ عبارت یہ ہے۔

واصحابہ انعظام اللھم اجعل سبا نہ منقلبۃ بالحسنات واجعل حبیبک محمد علیہ و الہ واصحابہ الصلوۃ والسلام شفیعنا یوم یقوم الحساب وانفع بھذا الکتاب کما نفعت بمتنہ الاثبت (کذا) سمیع الدعا آمین والمرجو ممن ینتفع (کذا) بھذا

الکتاب ات لانبانے من السد عوات

بعد رنج بسے وطول زمان ۔ یافت ز اتمام این کتاب نشان

تمہ ونفعہ عسم

الکاتب ھذہ ابخستہ المذعو محمد حسن علی لما فرغ (کذا) من تحشیۃ علی الشافیۃ لابن (کذا) الحاجب (کذا) شرع کتابت ھذہ النسخۃ التی صنفہ الفاضل الکامل المحقق المدقق النحریر ابو العباس مولانا عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ وکتب ..... فی خمسۃ و ثلثین یوما و اتم اللہ تعالیٰ کتابتہ فی التاریخ ۔ (صفحہ ۳۳۴ شروع ہوتا ہے) ثامنۃ من شہر محرم الحرام سنہ ۱۲۰۰ سبعۃ وخمسون بعد المأتین والف من ہجرۃ النبی العربی الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم وغفر اللہ لکاتبہ ولوالدیہ ولمن احسن الیہما والیہ اللہم احینا علی سنۃ حبیبک وامتنا علی ملۃ حبیبک واحشرنا فی زمرتہ (کذا) وتحت لوائہ واجعلنا دار ولاما من رفقائہ ۔ آمین آمین یا رب العالمین یا ... الناصرین برحمتک یا ارحم الراحمین

م م م م م م م م م م م م م م

م م م م م م م م م م

م م م م م م م م م

یلوح الخط فی القرطاس دھرا وکاتبہ رمیم فی التراب

۱۲ـــــ المشکوٰۃ المصابیح

یہ کتاب مجلد ہے۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۳۲ اور ۸+۲ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ کتاب طول ۱۰ انچ اور عرض ۶ انچ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت روشن اور صاف ہے۔

اصل کتاب ۵۲۲ صفحات پر مشتمل ہے لیکن کتاب ہذا پر بجائے صفحات اوراق نمبر کا اندراج ہے جن کی تعداد ۲۶۱ ہے۔

صفحہ (۱) سادہ ہے۔ اس پر صرف مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے۔

ورمز عف اشارۃ الی الشیخ عفیف الدین الجما (کذا) وکان من بعض شیوخ امیر جمال الدین المحدث فی الحدیث و رمز غث اشارۃ الی مولینا غیاث الدین ورمز سید اشارۃ الی امیر الکبیر جمال الدین المحدث و رمز ق اشارۃ الی نسخۃ قدیم الامیر جمال الدین قدس سرہٗ۔

اس عبارت کے نیچے ایک مہر ہے جو سیاہی سے مٹا دی گئی ہے۔

صفحہ ۲ سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ صفحہ ۲ کی پیشانی سنہری اور آسمانی رنگوں سے منقش کی گئی ہے۔ کتاب ہذا کی زبان عربی ہے۔

کتاب ہذا میں کہیں کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی، جس کی روشنی میں اس کی کتابت کے ماہ و سنہ کا تعین کیا جا سکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۱۳ـــــ المواہب اللدنیہ

یہ کتاب مجلد ہے۔ اوّل و آخر ۴ اور ۲ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ کتاب کا طول ۱۰ انچ اور عرض ۶ انچ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت روشن اور صاف ہے۔

اصل کتاب ۴۴۵ صفحات پر مشتمل ہے لیکن کتاب ہذا پر بجائے صفحات اوراق نمبر کا اندراج ہے جن کا نمبر ۱ تا ۲۷۲ ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس پر متفرق مندرجہ ذیل عبارتیں تحریر ہیں

کتاب مواہب اللدنیہ

جلد مواہب اللدنیہ ملک اقصر (کذا) القضاۃ قاضی عبدالوہاب ہالسٹرا، (کذا)

الصحیح ..... فی بلدہ اکبرآباد فی اتاریخ ربیع الاول سنہ سبعہ.....

..... الے المتصصم لخیرالانام۔ قاضی القضاۃ شیخ الاسلام ۲۶ ربیع الثانی ۱۰۸۹ھ

مواہب اللدنیہ۔ درذکر احوال ومعجزات وغزوات حضرت رسالت پناہ۔

مالک۔ فقیر حقیر سید قطب الدین بن سید شاہ۔

اسی صفحہ پر تین مختلف حضرات کے ناموں کی مہریں ہیں۔ جو صاف طور پر پڑھنے میں نہیں آتی ہیں۔

صفحہ ۲ سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہوا ہے۔ اور کتاب ہذا صفحہ ۵۴۴ پر ختم ہوتی ہے۔

کتاب ہذا میں، کہیں، کوئی، ایسی صراحت نہیں ملتی ہے۔ جس کی روشنی میں اس کی کتابت کے ماہ وسنہ کا تعین کیا جا سکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۱۴۔۔۔۔۔۔۔ المواہب اللدنیہ (جلد ثانی)

یہ کتاب مجلد ہے۔ اول وآخر ۲-۲ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ کتاب کا طول ½ ۱۰ انچ اور عرض ½ ۶ انچ ہے کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے ــــ کتابت روشن اور صاف ہے۔

اصل کتاب ۵۰۰ صفحات پر مشتمل ہے لیکن کتاب ہذا پر بجائے صفحات اوراق نمبر کا اندراج ہے جن کا نمبر ۲۷۳ تا ۵۴۴ ہے۔

صفحہ (۱) سادہ ہے۔ صفحہ (۲) سے اصل کتاب کا "بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم" سے آغاز ہوتا ہے۔

صفحہ ۵۵۹ پر کتاب ختم ہوتی ہے اور صفحہ ۵۶۰ سادہ ہے۔ کتاب ہذا میں کہیں کوئی ایسی صراحت نہیں ملتی، جس کی روشنی میں اس کی کتابت کے ماہ و سنہ کا تعین کیا جاسکے۔ بظاہر نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے۔

۱۵ ــــــ کتاب کلیات

یہ کتاب مجلد ہے۔ اوّل وآخر ۴-۴ صفحات بڑھائے گئے ہیں۔ اصل کتاب ۲۶۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کا طول ۸½ انچ اور عرض ۵½ انچ ہے۔ کاغذ کسی قدر دبیز اور کتابت روشن ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ اس پر مولانا خواجہ معنی اجمیری کے قلم سے یہ عبارت تحریر ہے۔

کتاب کلیات

تصنیف

افلاطون زمان حضرت ضیاء الدین محمد رحمۃ اللہ علیہ

۲۲ از دہم۔ ذی الحجہ روز دوشنبہ۔ سنہ ۳ جلوس محمد شاہی

(یعنی سنہ ۱۱۳۴ھ)

اصل کتاب صفحہ نمبر (۲) سے شروع ہوتی ہے۔ آغاز "رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم و تمم بالخیر" سے ہوا ہے۔

پہلی سطر یہ ہے "تحمید حمید و احد ساکت قل ہو اللہ احد اللہ الصمد خلیہ احدیت سمدیہ۔

صفحہ آخر یعنی (۲۶۴) پر مندرجہ ذیل عبارت تحریر ہے۔

تمت الکتاب بعون الوہاب کتاب کلیات من تصنیف افلاطون زماں جالی
نوس دوراں معدن علوم حکمت وفطانت حضرت ضیاء الدین محمد نخشبی
رحمۃ اللہ علیہ جمیر (کذا) ماہ نخشب شہور النفس وآفاق ہست واین نسخہ متبرکہ
کہ ہم (کذا) متعارف بجلی (کذا) ناموس ست باتمام شد۔ شکر اللہ الحمد
تمت تمام سبد سنج (کذا) دوازدہم سنہ ذی حجہ روز دوشنبہ سنہ محمد شاہ بادشاہ غازی
این محکام طرح (کذا) الاطورسلہ ربہ (کذا)

ہر اک خواند۔ دعا رطمع دارم   ز انکہ من بندۂ کہنہ کار م رو

۱۶ ———— نل دمن

یہ کتاب مجلد ہے۔ اوّل د آخر ۱۲ – ۱۲ صفحات بڑھادے گئے ہیں۔ اصل کتاب ۸۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب ہذا کا طول ۸ انچ اور عرض ۴ انچ ہے۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے۔ کتابت خاصی روشن اور صاف ہے۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ سادہ ہے۔ صرف پیشانی پر ایک جانب "نل دمن۔ مثنوی فارسی" اور درمیان میں مولانا خواجہ معنی اجمیری ؒ کے قلم سے "نلدمن فیضی" تحریر ہے۔

صفحہ نمبر (۲) بھی سادہ ہے۔ صفحہ نمبر (۳) سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ آغاز "یا فتاح ——— رب یسر ——— بسم اللہ الرحمن الرحیم ——— وتمم بالخیر" سے ہوا ہے۔

پہلا شعر یہ ہے

اي در تنگ و پوئے تو ز آغا زہ   عنقا ي نظر بلند پرواز

صفحہ ۲۸۰ پر مثنوی ختم ہوتی ہے۔ آخری شعر یہ ہے۔

اي سوجیہ ضبط ایں نفس کن   بس کن ز حدیث عشق بس کن

آخر میں یہ تحریر ہے ۔

تمام شد

بتاریخ بستم ماہ شوال ۱۲۶۲ھ ہجری نبوی کتاب نلدمن برای خواندن خود نوشته مالک نسخه نها نویسنده دولت علی ولد امام بخش خادم روضه متبرکه جناب معین الدین چشتی است ۔

صفحہ آخر یعنی صفحہ نمبر ۲۰۰ سادہ ہے ۔

۱۷ ـــــــ بہاردانش

یہ کتاب مجلد ہے ۔ اوّل و آخر ۲۸ و ۳۶ صفحات بڑھائے گئے ہیں ۔ اصل کتاب ۱۸۴ صفحات پر مشتمل ہے ۔ آخر کے کچھ صفحات غائب ہیں ۔۔۔ کتاب ہذا مکمل نہیں ہے ۔ کتاب کا طول ۸½ انچ اور عرض ۶ انچ ہے ۔ کتابت نہایت صاف اور روشن ہے ۔ مسطر ۱۱ سطری ہے اور کاغذ عمدہ ، اور چکنا استعمال کیا گیا ہے ۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے ۔ سادہ ہے ۔ صرف انگریزی میں THIS BOOK BELONTS TO MOHAMMED RASHID اور اردو میں "بہار دانش" لکھا ہوا ہے ۔

صفحہ نمبر (۲) بالکل سادہ ہے ۔ صفحہ نمبر (۳) سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے ۔ آغاز "با فتاح" ـــــ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" سے ہوا ہے ۔ پہلی سطر یہ ہے ۔

" فاتحہ کتاب مستطاب آفرینش ادسرا بہ صحیفہ دانش و بینش حمد خداوند خرد بخش او سخن آفرین ـــــ

صفحہ ۲ ہی کی پیشانی پر ایک جانب " بہار دانش " تحریر ہے ۔

صفحہ ۱۸۴ کی آخری سطر یہ ہے ۔

" فرسائے شوق بہا فرشتہ دچہار دانگ عنصری کوس شیدائی نواخت نحمہ "

ایک جگہ یہ عبارت ملتی ہے ۔

" تحریر دیباچۂ این سوادِ اعظم قبول و اقبال کہ عروسِ معنی پرداز بہ بہار دانش موسومش ساختہ در آغاز سال ہزار و شصت و یک (۱۰۶۱) ہجری صورت ترتیب پذیرفتہ .... آوازۂ سخن تازہ را آویزۂ گوش روزگار ساز و دو چون فروغ بخش الہام این تقریر و چہرہ کشائی پیکر این تحریر کیفیت .... رنگ افروز بوستان عشق و حسن شاہزادۂ والا مقدار جہاندار شاہ و چشم چراغ دودۂ دولت و عصمت بہرور بانو و حکایت حال آن ہر دو مہر پیشہ وفا اندیشہ است کہ بہ تفصیل و قمر زدۂ کلک معنی نگار فہرست جامع فنونِ سخندانی و قانون کل نیرنگِ طراز معانی چہرہ نگارِ معنی مقال آئینہ دار صورِ خیال جلوہ پرداز معانی بکر جلوہ طرازِ عرائس فکر انجمن آرائی سخنانِ نو آئین چمن پیرائی نکات رنگین سخن سنج دانش پناہ نبض شناسِ قلم و مزاج دانِ سخن شیخ عنایت اللہ کہ سخن را بایار و دوستی جانی است و معنی را با طبعش پیوند روحانی گشتہ بندۂ رہ نوردِ جادۂ اتحاد نیک پروردۂ حسن اعتقاد خاکپائے او آل محمد صالح کہ بآں پاک جوہر نسبت جم گوہری شاگردی دارد ۔

(صفحات ۶-۷ - کتاب ہذا)

۱۸ ـــــــ رکمنی

یہ کتاب مجلد ہے ۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۲-۲ صفحات بڑھائے گئے ہیں ۔ اصل کتاب ۴۰ صفحات پر مشتمل ہے ۔ مگر کتاب ہذا پر بجائے صفحات، اوراق نمبر کا اندراج ہے ۔ جن کی تعداد ۱۹ ہے ۔ کتاب ہذا کا طول ۹ انچ اور عرض ۵ ½ انچ ہے ۔ کاغذ عمدہ اور چکنا استعمال کیا گیا ہے اور کتابت روشن اور صاف ہے ۔

صفحہ نمبر (۱) جو سرورق کی حیثیت بھی رکھتا ہے ۔ سادہ ہے ۔ صرف پیشانی پر ایک

جانب یہ لکھا ہوا ہے۔ دکھنی منگل (کذا) تصنیف بسن داس زنار دار

عب ورق ــــ رہے راکنے (کذا)

صفحہ نمبر (۲) سے اصل کتاب شروع ہوتی ہے۔ پورے صفحہ کی عبارت اس طرح تحریر ہے

[illegible] (کذا)

رو کنے منگل (کذا)

د سرہ (کذا)

روہ سرہ سکھ سکل بدہ نو ندہ دی کفر کیا ن کت مست ست آت پاٹ کپت بود ہر دیہان

جاکی چرن پرتاپ تن B کہہ کہو پڑی دتہہ تا کہہ کی سکھ کرن کے سرل ادرسے دتہیہ

(کذا)

پدو دراک کوری

پرتھم کورکی چرن بند بہت کو ری پو ترمنا ئے

آدے بسن جکا دہے برہما سنکر دھان لکا ئے

دے پاچیت کر یہ مانکت بودہ اور کیان دیوا ئے

تا ش ات سکہہ ٹوٹ اپنے انند منگل کا ئے

کورکلپے شرہے مرتے تن کون سیس نوا ئے

(کذا)

اس کتاب میں مندرج " دوہرہ " اور " پد درواک " کی کل تعداد ۳۶ ہے۔ ہر

دوہرہ کے اشعار کی تعداد ۲ اور " پد درراک " کے اشعار کی تعداد ۴ ہے

صفحہ ۷۳ پر آخری " دوہرہ " اور آخری " پد درواک " تحریر ہے۔ پورے صفحہ کی

کل کے ستیں جلائے کے بہت کہری ہر سیو مدہن ستیس کسل (کذا) کے بہر بوہا کلدیو

پاجت دیوی ابنکا پو حیت دیو کینس نوکرہ منائے کے پو جا کرت مس

(کذا)

عبارت اس طرح ہے۔

تمام شد دوکھن منکل غرہ جمادی الاول ۱۲۳۰ھ (کذا)

آخر صفحہ یعنی صفحہ ۷۰ پر صرف یہ ایک دوہرہ تحریر ہے جو اوپر ظاہر کی گئی عبارت دوہرہ کی علٰحدہ پر (دوہرہ)

جو کوئی سنے پڑھے بجنم کل کشٹ جنم کے پاپ

ہتد ہرام سکھ دیوے مکن ہوں یبنی واس کو رپ ---

۱۹ ـــــــ دیوان نیازؔ

یہ کتاب مجلد ہے ۔ اصل کتاب کے اوّل و آخر ۲۲ و ۱۴ صفحات بڑھائے گئے ہیں دیوان ہذا کے اوّل و آخر کے صفحات غائب ہیں ۔ موجودہ صفحات کی تعداد ۷۰ ہے کسی نے موجود صفحات پر اپنے قلم سے نمبر ڈالے ہیں جن کی ابتدا نمبر ۲۱ سے ہوتی ہے ۔ اور خاتمہ نمبر ۹۰ پر۔

موجودہ پہلے صفحہ پر جو غزل درج ہے ۔ اس کا مطلع و مقطع حسب ذیل ہے ۔

کسیکہ سیر نہانست درعلن ہمہ اوست عروس خلوت و ہم شمع انجمن ہمہ اوست

نیاز نیست کہ میگوید ایں کلام ایندم قسم بحق کہ در نیوقت در سخن ہمہ اوست

تعداد اشعار (۱۲) ہے ۔

موجودہ آخر صفحہ پر جو غزل درج ہے اس کا آخری شعر یہ ہے ۔

مائی (کذا) سی ہماری و دنیا کرکی بگولی (کذا) جگر (کذا) ہی ہیں رکھتا ہی سدا چاک سے باندھی

اس غزل کا مقطع یہ ہے:

دعیان اپنی کو نہ خاک نہ افلاک سے باندھے عرفان اگر چاہیے دل پاک سے باندھیے

مندرج غزل کے اشعار کی تعداد ۱۱ ہے ۔

کتاب ہذا کا طول ۸½ ۹ انچ اور عرض ۵½ ۵ انچ ہے ۔ کاغذ ملائم اور چکنا استعمال کیا گیا ہے ۔ اوراق کہیں کہیں سے کرم خوردہ ہیں ۔ کتابت روشن اور صاف ہے ۔ نسخہ خاصہ قدیم معلوم ہوتا ہے ۔